الجامعة البنورية العالمية
پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ سائٹ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

Email: darulifta@gmail.com Web: http://fatawa.binoria.org Ph: +92-21-2560300\2560400 Fax: +92-21-25640[illegible]

Name	:> Naeem	Serial No	:> 4154
Address	:> Islamabad	Fatwa No	:> 38-91
Sebject	:> deen w dunya	Date	:> 6/4/2008
		Email	:>

Question :>

Duniya mein bahut saare log hai,har ek apne apne kaam kaaj mein lage hai.Koi Naukar hai to koi Malik,Koi Driver hai to koi Aalim,Koi dukaan daar hai to koi seeb,amrood wala.........Garz Har ek apna apne mashgooliyaat mein mubtala hai aur duniya kamaane mein laga huwa hai,Koi puri din mehnat karta hai to koi adha din,Yahan tak ke baaz log puri raat kaam karte hai.........Ab mera Sawaal yeh hai ke 1} Hum duniya kitna kama sakte hai? Suna hoon ka zaroorat se zyada nahi kamana chahiye,to agar koi zaroorat se zyada apne baal bacho ka mustaqbil ka liye kamata hai to kiya woh gunah gaar hai? 2} Agar Koi Raat din paise kamane mein lagta hai to us ka kiya hukum hai? 3} Shariat ne kis hadd tak duniya kamane ki Ijazat di hai?

دنیا میں بہت سارے لوگ ہیں ہر ایک اپنے اپنے کام کاج میں لگا ہے، کوئی نوکر ہے تو کوئی مالک، کوئی ڈرائیور ہے تو کوئی عالم، کوئی دکاندار ہے تو کوئی سیب، امرود والا.... غرض ہر ایک اپنے اپنے مشغولیات میں مبتلا ہے اور دنیا کمانے میں لگا ہوا ہے کوئی پورا دن محنت کرتا ہے تو کوئی آدھا دن یہاں تک کہ بعض لوگ پوری رات کام کرتے ہیں.... اب میرا سوال یہ ہے کہ "ہم دنیا کتنا کما سکتے ہیں؟ سنا ہے کہ ضرورت سے زیادہ نہیں کمانا چاہیئے، تو اگر کوئی ضرورت سے زیادہ اپنے بال بچوں کے مستقبل کیلئے کماتا ہے تو کیا وہ گناہ گار ہے؟ اگر کوئی رات دن پیسے کمانے میں لگتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ شریعت نے کس حد تک دنیا کمانے کی اجازت دی ہے؟

المستفتی / نعیم / اسلام آباد

الجواب حامداً ومصلیاً

اپنی دنیوی ضروریات کے پورا کرنے اور لوگوں کی محتاجگی سے بچنے کیلئے جائز اور حلال طریقہ سے دنیا کمانا بلاشبہ جائز اور باعث اجر و ثواب ہے اور کمانے کے بعد اگر حقوق مالیہ مثل زکوۃ وغیرہ کی ادائیگی کا اہتمام کیا جائے تو ضرورت سے زائد کمانے میں بھی حرج نہیں بلکہ یہ بھی بلاشبہ جائز اور درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اپنے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ طلب معاش، دوسرا حصہ فکر آخرت اور تیسرا راحت و آرام کیلئے مخصوص کیا جائے جبکہ دن بھر دنیا کمانے میں

(جاری ہے)

ایسا مشغول ہو کہ آخرت کو بھول جائے اور متعلقین اور اپنے نفس کے حقوق کو پامال کرنے لگے غیر محمود اور ناپسندیدہ فعل ہے جس کی شریعت مطہرہ میں ممانعت بلکہ مذمت وارد ہوئی ہے ـــ

واللہ اعلم بالصواب

بندہ محمد ہاشم خان عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۶ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح

بندہ [illegible]

دار الافتاء جامعہ بنوریہ [illegible]

۶ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح

عبد اللہ شوکت [illegible]

دار الافتاء جامعہ بنوریہ [illegible]

۶ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

[illegible]

۱۲/۴/08